بے نماز کے لئے شرعی حکم

فتویٰ: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم ——— امابعد۔

سوال، ایک آدمی اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتا ہے لیکن وہ نہیں مانتے ۔ آیا انکے ساتھ رہے یا گھر چھوڑ کر چلا جائے؟

جواب، اگر گھر والے بالکل نماز نہیں پڑھتے تو وہ کافر ہیں، مرتد اور اسلام سے خارج ہیں ۔ ان کے ساتھ رہائش جائز نہیں ۔ البتہ اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کو دعوت دیتا رہے، بار بار اور اصرار سے کہتا رہے ۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ انہیں ہدایت عطا فرمادے ۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز کا تارک کافر ہے ۔ قرآن کریم، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کا فتویٰ اس کی دلیل ہے ۔ علاوہ ازیں عقل سلیم کا بھی یہی تقاضا ہے ۔

قرآن کریم نے مشرکوں کے بارے میں فرمایا:

(فان تابوا و اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین، و نفصل الآیت لقوم یعلمون) (التوبہ: ۱۱)

پس اگر توبہ کرلیں اور نماز قائم کرلیں اور زکوۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔

آیت کے مفہوم میں یہ بات ازخود شامل ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو تمہارے اسلامی بھائی نہیں۔ واضح رہے گناہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو اس کی وجہ سے اسلامی بھائی چارے کی نفی نہیں کی جاسکتی، البتہ اسلام سے خارج ہونے کی صورت میں ہی اسلامی بھائی چارہ ختم ہوتا ہے۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

(بین الرجل وبین الکفر والشرک ترک الصلاۃ) (صحیح مسلم)

کفر و شرک اور بندے کے درمیان نماز کا معاملہ حائل ہے۔

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(العهد الذی بیننا وبینهم الصلاۃ فمن ترکها فقد کفر) (سنن الترمذی، سنن النسائی)

ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

(لا حظ فی الاسلام لمن ترک الصلاۃ) (موطا امام مالک)

جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں ذرا بھی حصہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن شفیق کا قول ہے کہ: نماز کے علاوہ کسی کام کے چھوڑنے کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کفر شمار نہیں کرتے تھے ۔" (جامع الترمذی)

عقل سلیم سے پوچھئے کہ اگر ایک آدمی کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہو، اسے نماز کی اہمیت کا علم بھی ہو۔ یہ بھی خبر ہو کہ اللہ تعالی نے اس کی سخت تاکید کی ہے۔ پھر کیا عقل سلیم یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ وہ آدمی مسلسل نماز کا تارک ہوسکتا ہے؟ سیدھی سی بات ہے یہ ایسا ناممکن ہے۔

جو لوگ تارک نماز کو کافر قرار دینے سے انکار کرتے ہیں ان کے دلائل پر میں نے غور کیا ہے، انکے تمام دلائل چار شکلوں میں منحصر ہیں،

(۱) ان کی بات میں دلیل والی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔
(۲) انکی دلیل کسی ایسی صفت کے ساتھ مقید ہے کہ اس کے ساتھ ترک نماز ممکن ہی نہیں۔
(۳) ایسی صورت حال درپیش ہے کہ نماز چھوڑنے والا معذور قرار پاتا ہے۔
(۴) انکی دلیل عمومی ہے۔ تارک کو کافر قرار دینے والی احادیث سے اس کی تخصیص ہوجاتی ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ نماز کا تارک کافر ہے تو اس پر مرتد والے احکام نافذ ہوں گے کسی نص (قرآن پاک کی آیت یا صحیح حدیث) میں یہ نہیں آیا کہ نماز کا تارک مسلمان شمار ہوسکتا ہے یا وہ جنت میں جائے گا یا جہنم کی آگ سے بچ سکے گا۔ یا اس طرح کی کوئی اور دلیل موجود ہو جس وجہ سے تارک نماز پر لاگو حقیقی کفر نعمت (ناشکری) یا کفر دون کفر (بڑے کفر کی بجائے چھوٹا کفر) والی تاویل و توجیہ کی ہمیں ضرورت ہو۔ واضح رہے کہ مرتد پر مندرجہ ذیل احکام لاگو ہوتے ہیں،

۱۔ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح اس سے نہ کروایا جائے اور اگر نکاح پہلے سے موجود ہے اور اب نماز نہیں پڑھتا تو ان کا نکاح باطل قرار پائے گا، کوئی مسلمان خاتون اس کے لئے حلال نہیں۔

مہاجر خواتین کے بارے میں سورہ الممتحنۃ آیت نمبر ۱۰ میں اللہ تعالی کا فرمان اس کی دلیل ہے،

(فان علمتموهن مؤمنت فلا ترجعوهن الی الکفار لا هن حل لهم ولا هم یحلون لهن)

"پھر جب تمہیں معلوم ہوجائے کہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو، اور نہ وہ کفار کے لئے حلال ہیں اور نہ کفار انکے لیے حلال"۔

۲۔ اگر نکاح کے بعد مرد نے نماز چھوڑ دی تو اس کا نکاح فسخ ہوجائے گا، مسلمان بیوی اس کے لئے حلال نہیں۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا آیت ہے۔ اس مسئلہ کی باقی تفصیلات اہل علم کے ہاں معروف ہیں کہ آیا ترک نماز ازدواجی ملاقات سے پہلے سے تھی یا بعد میں شروع ہوئی۔

۳۔ اگر بے نماز ذبح کرے تو اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے۔ اس لئے وہ حرام ہے۔ یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ تو ہمارے لیے جائز ہے مگر بے نماز کا نہیں، اس لئے بے نماز کا ذبیحہ یہودی اور عیسائی کے ذبیحہ سے زیادہ شریعت میں ناپسندیدہ ہے۔

۴۔ بے نماز مکہ شہر تو کیا اس کی حدود میں داخل نہیں ہوسکتا اللہ تعالی کا فرمان ہے، ۔

(یایها الذین امنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا ....) (التوبہ: ۲۸)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، مشرکین ناپاک ہیں، لہذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔"

۵۔ اگر بے نماز کے قرابت داروں میں سے کوئی فوت ہوجائے تو وراثت میں اس کا کوئی حق نہیں ۔ مثلاً ایک نمازی مسلمان مرجاتا ہے ۔ اس کے ورثا میں اس کا ایک حقیقی بے نماز بیٹا اور چچا زاد بھائی ہے ۔ بھلا کون وارث بنے گا؟ اس کے حقیقی بیٹے کی بجائے اس کے چچا زاد بھائی کو وراثت ملے گی۔

اس کی دلیل حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث ہے ۔ آپؐ نے فرمایا

« لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم » (صحیح مسلم و صحیح بخاری)

" مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا"۔

ایک دوسرے موقع پر آپؐ نے ارشاد فرمایا،

« الحقوا الفرائض باهلها، فما بقی فهو لاولی رجل ذکر » (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تمام حقداروں کو وراثت میں سے انکا حصہ دے دو اور جو بچ رہے تو مرد کے مذکر رشتہ داروں یعنی عصبہ کا حق ہے

اس ایک مثال کے ذریعے باقی تمام ورثاء کا حکم معلوم ہوجاتا ہے۔

بے نماز جب مرجائے تو اسے غسل دیا جائے اور نہ کفن ۔ نہ تو اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے ۔ تب اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اسے صحرا میں لے جائیں اور گڑھا کھود کر کپڑوں سمیت دفن کردیں۔ اس لئے کہ شرعاً اس کا کوئی احترام نہیں ۔ اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو اس کا کوئی عزیز یا تعلق دار نماز نہیں پڑھتا اور اب وہ مرگیا ہے تو اس شخص کے لئے جائز نہیں کہ اس کی میت کو عام مسلمانوں کے سامنے نماز جنازہ کے لئے لائے۔

۷۔ قیامت کے روز فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف جیسے کافر لیڈروں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا ۔۔۔ والعیاذ باللہ ۔۔۔ بے نماز کبھی جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا اور کسی عزیز یا تعلق دار کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے حق میں رحمت و مغفرت کی دعا کرے، اس لئے کہ وہ کافر ہے، لہذا دعا کا مستحق نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

﴿ ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانو اولی قربی من بعد ما تبین لهم انهم اصحب الجحیم ﴾ (التوبہ: ۱۱۳)

نبی اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔

میرے بھائیو! معاملہ بہت خطرناک ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ اس انتہائی اہم اور بنیادی مسئلے میں سستی کا شکار ہیں اور گھر میں ان لوگوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں جو نماز نہیں پڑھتے ۔۔۔ اور یہ قطعاً جائز نہیں ہے ۔۔۔۔۔

واللہ اعلم - وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین